

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ روایت ”لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم“ کے بارے میں ائمہ حدیث کی آراء

سب سے پہلے ہم اس روایت کے بارے میں چند ائمہ حدیث کی آراء ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد ہم اس کی سند پر بات کریں گے۔

شارح مشکوٰۃ ملا علی قاریؒ

لکھتے ہیں ”ثم اعلم أن حديث : لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم ضعیف باتفاق المحدثین“
جان لو کہ ”لا مہدی الا عیسیٰ“ والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 10، صفحہ 101، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ

”لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم : قال الصغانی موضوع“ اس حدیث کے بارے میں امام صفانی
(حسن بن محمد الصغانی، وفات 650ھ) نے کہا ہے کہ یہ موضوع (من گھڑت) حدیث ہے۔

(الفوائد المجموعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، صفحہ 439، طبع المکتب الاسلامی)

نوٹ: امام صفانیؒ نے یہ بات اپنی کتاب ”الدُر الملتقط فی تبیین الغلط“ میں ذکر کی ہے
(صفحہ 34، روایت نمبر 44، طبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام شمس الدین ذہبیؒ

”لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم ، وهو خبر منکر أخرجه ابن ماجہ“

یہ روایت منکر ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(میزان الاعتدال، جلد 4، صفحہ 107، مؤسسة الرسالة، فی ترجمۃ محمد بن خالد جندی)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

”والحدیث الذی فیہ لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم رواہ ابن ماجہ وهو حدیث ضعیف“

وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم اور جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے ضعیف ہے۔

(منہاج السنۃ النبویۃ، جلد 4 صفحات 101 و 102، جلد 8 صفحہ 256)

علامہ محمد عبدالعزیز فرہاروی

یہ بیان کرتے ہوئے کہ احادیث متواترہ میں یہ بات آئی ہے کہ مہدی اہل بیت میں سے ہوں گے اور وہ زمین میں حکمرانی بھی کریں گے اور ان کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوگی، آگے بیان کرتے ہیں کہ ان متواتر روایات کے خلاف اگر کوئی روایت ہے تو وہ صحیح نہیں، اور انہی روایات میں سے ”لا مہدی الا عیسیٰ“ والی روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”و کذا ما قیل أنه عیسیٰ علیہ السلام بن مریم مستنداً بحديث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم لأن الحديث لا یصح.....“ اسی طرح جو یہ کہا جاتا ہے کہ مہدی تو حضرت عیسیٰ بن مریم ہی ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم (تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں) کیونکہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(النبراس فی شرح شرح العقائد، صفحہ 315)

اس روایت کی سند

آئیے اب اس روایت کی سند پر بات کرتے ہیں، اس روایت میں ایک راوی ہے ”محمد بن خالد الجندی الصنعانی“ اس کے بارے میں امام ذہبی لکھتے ہیں:-

”قال ابو الفتح الازدي: منكر الحديث، وقال الحاكم: مجهول، قلت: هو صاحب الحديث المنكر: لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم“ ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے (یعنی منکر حدیثیں روایت کیا کرتا تھا)، امام حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، میں کہتا ہوں (یعنی امام ذہبی کہتے ہیں) کہ اسی راوی نے یہ منکر حدیث روایت کی ہے لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، جلد 4، صفحات 1193 و 1194، طبع دار الغرب الاسلامی)

امام جرح و تعدیل حافظ جمال الدین مزنی لکھتے ہیں:-

”وقال الحافظ البيهقي: هذا حديث تفرّد به محمد ابن خالد الجندی، قال ابو عبد الله الحافظ: محمد بن خالد رجل مجهول، واختلفوا في اسناده.....“ امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ حدیث (یعنی لا مہدی الا عیسیٰ) صرف محمد بن خالد جندی نے روایت کی ہے، ابو عبد اللہ الحافظ (یعنی امام حاکم) نے فرمایا ہے کہ: محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے، نیز اس روایت کی سند میں اختلاف بھی ہے (جس راوی سے محمد بن خالد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس کا نام ابان بن صالح ہے اور کہیں ابان بن ابی عیاش ہے۔ ناقل)۔

(تہذیب الکمال، جلد 25، صفحہ 149، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

پھر آگے لکھتے ہیں:-

”قال البيهقي: فرجع الحديث الى رواية محمد بن خالد الجندی، وهو مجهول، عن أبان بن أبي عیاش وهو متروك.....“ والأحاديث فی التنصيص علی خروج المہدی أصح اسناداً

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

وفیہا بیان کونہ من عترۃ النبی ﷺ، امام بیہقیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث محمد بن خالد جندی کی طرف لوٹی ہے اور وہ مجہول راوی ہے، اور (ایک روایت میں۔ ناقل) وہ ابان بن ابی عیاش سے روایت کرتا ہے جو کہ متروک راوی ہے..... (آگے لکھتے ہیں)..... وہ احادیث جن کے اندر خروج مہدی کا ذکر ہے ان کی سندیں زیادہ صحیح ہیں اور ان (صحیح روایات میں۔ ناقل) میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آنحضرت ﷺ کی عترت سے ہوں گے۔

(تہذیب الکمال، جلد 25، صفحہ 150)

حافظ ابن قیمؒ لکھتے ہیں:-

”قال أبو الحسن محمد بن الحسن الآبري في كتاب مناقب الشافعي: محمد بن خالد هذا غير معروف عند أهل الصناعة من أهل العلم والنقل، وقد تواترت الأخبار واستفاضت عن رسول الله ﷺ بذكر المهدي، وأنه من أهل بيته، وأنه يملك سبع سنين، وأنه يملأ الأرض عدلاً، وأن عيسى يخرج فيساعده على قتل الدجال، وأنه يؤم هذه الأمة، ويصلي عيسى خلفه، وقال البيهقي: تفرد به محمد بن خالد هذا، وقد قال الحاكم أبو عبد الله: هو مجهول“ محمد بن حسن آبريؒ نے مناقب الشافعیہ میں فرمایا ہے کہ یہ محمد بن خالد (الجندی) اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک غیر معروف ہے (یعنی مجہول ہے۔ ناقل)، جبکہ مہدی کا ذکر تو آنحضرت ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہوا ہے، جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، وہ سات سال تک حکومت بھی کریں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، اور یہ بھی بیان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے بعد دجال کو قتل کرنے میں وہ ان کی مدد بھی کریں گے، اور وہ (مہدی علیہ الرضوان) اس امت کی امامت بھی فرمائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور امام بیہقیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت صرف محمد بن خالد نے روایت کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ وہ مجہول ہے۔

(المنار المنيف في الصحيح والضعيف، صفحہ 142)

اس کے بعد حافظ ابن قیمؒ نے وہ احادیث ذکر فرمائی ہیں جن کے اندر ”حضرت مہدی علیہ الرضوان“ کا ذکر ہے اور پھر ان لوگوں کا رد کرتے ہوئے جو ”لا مہدی الا عیسیٰ“ والی روایت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں لکھتے ہیں:-

”واحتج أصحاب هذا بحديث محمد بن خالد الجندی المتقدم، وقد بينا حاله، وأنه لا يصح، ولو صح لم يكن فيه حجة، لأن عيسى أعظم مهدي بين يدي رسول الله ﷺ وبين الساعة، وقد دلت السنة الصحيحة عن النبي ﷺ على نزوله على المنارة البيضاء شرقي دمشق وحكمه بكتاب الله، وقتله اليهود والنصارى، ووضع الجزية، واهلاك أهل الملل في زمانه..... الخ“ یہ نکتہ نظر رکھنے والے خالد بن محمد الجندی کی اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں جو پہلے گزری (یعنی لا مہدی الا

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

عیسیٰ (ناقل) اور (خالد بن محمد جندی) کا حال ہم پہلے بیان کر چکے، اور یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے، اور اگر (بالفرض) صحیح بھی ہو تو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں (کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان سب سے بڑے مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تشریف لائیں گے (یہ تو جیسا اس لئے ضروری ہے کہ) نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ پر نازل ہوں گے، اور آپ نازل ہو کر اللہ کی کتاب (قرآن) کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، اور یہود و نصاریٰ کو قتل کریں گے (اگر وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ناقل)، اور جزیہ قبول نہیں کریں گے، اور ان کے زمانے میں تمام (باطل) ملتوں والے ہلاک کر دیے جائیں گے۔ (المنار المنیف، صفحہ 148)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:-

”محمد بن خالد الجندی، بفتح الجیم والنون، المؤذن، مجهول“ محمد بن خالد جندی، جیم اور نون پر زبر کے ساتھ، جنہیں مؤذن کہا جاتا ہے، یہ مجہول ہیں۔ (تقریب التہذیب، صفحہ 840، طبع دار العاصمہ) امام ابن الجوزیؒ اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:-

”قال ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي: هذا حديث منكر، وقال البيهقي: تفرد بهذا الحديث محمد بن خالد الجندی قال: قال أبو عبد الله الحاكم: محمد بن خالد رجل مجهول“ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے، امام بیہقیؒ نے فرمایا کہ: یہ حدیث صرف محمد بن خالد جندی نے بیان کی ہے اور امام حاکمؒ نے فرمایا ہے کہ: محمد بن خالد ایک مجہول شخص ہے۔

(العلل المتناہیة فی الأحادیث الواہیة، جلد 1، صفحات 862 و 863، دار الکتب العلمیہ)

کیا امام یحییٰ بن معینؒ نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے؟

قارئین محترم! ہم نے مختصر طور ائمہ حدیث دائرہ جرح و تعدیل کے بیانات آپ کے سامنے پیش کیے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روایت جس میں ہے کہ ”عیسیٰ بن مریم ہی مہدی ہیں“ صحیح نہیں بلکہ بعض ائمہ نے اسے موضوع بھی کہا ہے، نیز اس کا راوی محمد بن خالد جندی مجہول الحال ہے، لہذا ایسی روایت اُن صحیح احادیث کے مقابلہ میں قابل قبول نہیں جن کے اندر یہ بیان ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان عترت رسول ﷺ اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، آپ کا نام ”محمد بن عبد اللہ“ ہوگا (ملا علی قاریؒ) ”یواطیء اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی“ کی تشریح میں لکھتے ہیں ”فیكون محمد بن عبد الله“ کہ آپ کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا، مرقاة شرح مشکوٰۃ، جلد 10، صفحہ 90 دار الکتب العلمیہ بیروت)، نیز احادیث صحیحہ میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آپ کے زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور پہلی نماز آپ ہی کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے۔

اس کے جواب میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”محمد بن خالد جندی“ مجہول نہیں ہے جیسے امام حاکمؒ نے کہا ہے بلکہ

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

امام یحییٰ بن معینؒ نے اسے ثقہ بتایا ہے اور حوالے کے طور پر حافظ ابن کثیرؒ کو پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:-
 ”ولیس هو بمجهول كما زعمه الحاكم بل قد روي عن ابن معين أنه وثقه“ (محمد بن خالد
 جندی) مہول نہیں ہے جیسا کہ امام حاکمؒ نے گمان کیا ہے بلکہ امام (یحییٰ) بن معین سے یہ روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے
 اسے ثقہ کہا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ، جلد 17، صفحہ 46، دار ابن کثیر)

اسی طرح امام ذہبیؒ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ:-

”ذكره ابن الصلاح في أماليه، ثم قال: محمد بن خالد شيخ مجهول، قلت وقد وثقه
 يحيى بن معين والله أعلم.....“ ابن صلاحؒ نے اپنی امالی میں کہا ہے کہ محمد بن خالد مہول ہے، میں (یعنی امام
 ذہبی۔ ناقل) کہتا ہوں کہ یحییٰ بن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(میزان الاعتدال، جلد 4، صفحہ 107، طبع دارالرسالۃ العالمیۃ)

تو حافظ ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ ابن معینؒ سے یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے محمد بن خالد جندی کی توثیق
 کی ہے اور امام ذہبیؒ بھی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معینؒ نے اس کی توثیق کی ہے، اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ کی
 طرف سے یہ توثیق کہاں بیان ہوئی ہے؟

اصل میں حافظ جمال الدین مزنیؒ نے اپنی کتاب ”تہذیب الکمال“ میں امام آبرویؒ کی ”مناقب شافعی“ کے
 حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ نے محمد بن خالد الجندی کو ثقہ کہا ہے،
 آئیے پہلے وہ روایت پوری پڑھتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آیا اس روایت کے بل بوتے پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امام یحییٰ بن
 معینؒ نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے؟

”قال ابو الحسن محمد بن الحسن الأبري الحافظ في مناقب الشافعي: أخبرني محمد
 بن عبد الرحمن الهمداني ببغداد، قال: حدثنا محمد بن مخلد وهو العطار، قال: حدثنا أحمد بن
 محمد بن المؤمل العدوي، قال: قال لي يونس بن عبد الأعلى: جاءني رجل قد وخطه الشيب سنة
 ثلاثة عشر يعني ومائتين عليه مبطنة وأزير يسألني عن هذا الحديث، فقال لي: من محمد بن خالد
 الجندی؟ فقلت: لا أدري، فقال لي: هذا مؤذن الجند وهو ثقة، فقلت له: أنت يحيى بن معين؟
 فقال: نعم..... الخ“ یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا جس پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو چکے
 تھے اور اُس نے کمر اور ہاتھ ہوا تھا یہ سنہ 213 ہجری کی بات ہے، اُس آدمی نے مجھ سے اس حدیث (یعنی لامہدی الا
 عیسیٰ۔ ناقل) کے بارے میں پوچھا اور کہا: یہ محمد بن خالد جندی کون ہے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا، تو اُس نے والے
 نے کہا: یہ جند کا مؤذن ہے اور ثقہ ہے، میں نے پوچھا: کیا آپ یحییٰ بن معین ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا: ہاں۔

(تہذیب الکمال، جلد 25، صفحات 148 و 149، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

تو یہ ہے وہ حکایت جس کی بناء پر یہ کہا جاتا ہے کہ امام یحییٰ بن معینؒ نے محمد بن خالد جندی کو ثقہ کہا ہے، لیکن یہ استدلال دو وجہ سے غلط ہے:-

پہلی وجہ یہ کہ اس حکایت کی سند میں ایک صاحب ہیں ”احمد بن محمد بن المؤمل العدوی“ یہ مجہول الحال ہیں اور ہمیں اسماء الرجال کی کسی کتاب میں ان کے بارے نہیں ملا کہ یہ ثقہ تھے یا نہیں، خطیب بغدادیؒ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے بارے میں نہ کوئی تعدیل ذکر کی اور نہ جرح (تاریخ بغداد، جلد 6، صفحہ 284، طبع دار الغرب الاسلامی)، حافظ ابن عساکرؒ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور وہاں بھی یہ بیان نہیں کیا کہ یہ صاحب ثقہ تھے یا نہیں (تاریخ دمشق المعروف بتاريخ ابن عساکر، جلد 5، صفحات 457 و 458، طبع دار الفکر بیروت)، لہذا یہ حکایت قابل اعتماد نہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ اس حکایت کے اندر ”یونس بن عبدالاعلیٰ“ کا بیان ہے کہ جو اجنبی میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ”تم محمد بن خالد جندی کو جانتے ہو؟“ تو میں نے کہا کہ ”نہیں میں نہیں جانتا“ (یاد رہے کہ لامہدی الا عیسیٰ والی روایت کے ایک راوی خود یہی یونس بن عبدالاعلیٰ بھی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں محمد بن خالد جندی کو نہیں جانتا۔ ناقل)، پھر اُس اجنبی نے مجھ سے کہا کہ ”وہ جند کے مؤذن ہیں اور ثقہ ہیں“ تو میں نے اُس اجنبی سے پوچھا کہ ”کیا آپ یحییٰ بن معین ہیں؟“ اور اجنبی نے جواب دیا کہ ”ہاں میں یحییٰ بن معین ہوں“ یعنی اس حکایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یونس بن عبدالاعلیٰ اس سے پہلے یحییٰ بن معین کو نہیں جانتے تھے اور نہ انہیں کبھی دیکھا تھا بلکہ اُس آنے والے اجنبی نے انہیں بتایا کہ ”میں یحییٰ بن معین ہوں“، لہذا اس حکایت کی بناء پر ہم ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص واقعی امام یحییٰ بن معینؒ تھے یا کوئی اور، شاید یہی وجہ ہے کہ خود امام آبرئؒ نے یہ حکایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:-

”و محمد بن خالد الجندی وان کان یذکر عن یحییٰ بن معین ما ذکرته فانہ غیر معروف عند اهل الصناعة من اهل العلم والنقل“ اگرچہ محمد بن خالد جندی کے بارے میں امام یحییٰ بن معینؒ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی جاتی ہے مگر اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ یہ راوی علم نقل والے اہل فن (علماء حدیث و اسماء الرجال) کے ہاں غیر معروف ہے۔

امام ابوسعید عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانیؒ (وفات: 562ھ) نے بھی یحییٰ بن معینؒ کی اس بات کا ذکر یوں کیا ہے کہ ”قال یحییٰ بن معین امام اهل الجند وهو ثقہ“، یعنی یحییٰ بن معینؒ نے کہا ہے کہ محمد بن خالد اہل جند کا امام اور ثقہ ہے، لیکن امام سمعانیؒ نے اس کے بعد اپنا تبصرہ یوں فرمایا ہے کہ ”قلْتُ وقد تکلموا فیہ“ (یعنی امام سمعانیؒ ناقل) کہتا ہوں کہ اس راوی میں کلام کیا گیا ہے، نیز امام سمعانیؒ نے جو یحییٰ بن معینؒ سے اس کا ثقہ ہونا نقل کیا ہے اس پر کتاب کے محقق شیخ علامہ عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانیؒ نے لکھا ہے کہ ”لم یثبت هذا عن ابن معین“ یہ بات یحییٰ بن معینؒ سے ثابت ہی نہیں۔

(الانساب للسمعانی بتحقیق المعلمی، جلد 3، صفحہ 320، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ)

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

مطالعہ قادیانیت

تو یہ ہے اس روایت کا حال جسے مرزا قادیانی نے حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلقہ احادیث میں سے ”سب سے زیادہ صحیح“ یا ”بہت صحیح“ لکھا ہے، جب کہ یہ روایت ضعیف ہونے کے ساتھ اُن دوسری صحیح اور (بعض کے نزدیک) متواتر احادیث کے بظاہر مخالف بھی ہے جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، پھر اگر اس روایت کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو اس سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف ”شُرار“ یعنی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی اور اُس وقت مہدی یعنی ہدایت یافتہ صرف حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہی ہوں گے کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تو فوت ہو چکے ہوں گے، یہ بات اسی حدیث میں ”لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم“ سے پہلے کے الفاظ ”لا تقوم الساعة الا علی شُرار الناس“ سے سمجھ آتی ہے، لہذا اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ چراغ بی بی کا بیٹا غلام احمد قادیانی مہدی ہے، ہمیں تو آج تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت قادیانیہ اس بات پر اتنا زور کیوں دیتی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان ایک ہی شخصیت ہیں؟، ہمارا جماعت قادیانیہ کو مفت مشورہ ہے کہ انہیں پہلے اپنا سارا زور یہ ثابت کرنے کے لئے صرف کرنا چاہیے کہ قرآن و حدیث میں کہاں غلام احمد بن چراغ بی بی کو عیسیٰ بن مریم کہا گیا ہے، پھر اس کے بعد یہ مرحلہ آئے گا کہ مہدی کون ہے۔

(جاری ہے)



امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی قائد احرار کو دعوت اور ملاقات

قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہین بخاری دامت برکاتہم 22 رجب 1436ھ مطابق 12 مئی 2015ء بروز منگل، امیر تبلیغی جماعت حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی دعوت پر تبلیغی مرکز رائے ونڈ پہنچے۔ لاہور سے جناب ملک محمد یوسف، جناب میاں محمد اولیس، قاری محمد یوسف احرار اور سید عطاء المنان بخاری بھی قائد احرار کے ساتھ تھے۔ مولانا محمد فہیم اور ان کے رفقاء نے قائد احرار کا استقبال کیا۔ حضرت حاجی عبدالوہاب مدظلہ آغاز جوانی میں مجلس احرار اسلام سے وابستہ رہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و محبت کوجہ سے انباء امیر شریعت کے ساتھ ہمیشہ شفقت کا اظہار فرماتے ہیں۔ حضرت پیر جی سید عطاء المہین بخاری نے تقریباً پون گھنٹہ حضرت حاجی صاحب مدظلہ سے ملاقات کی۔ حضرت حاجی صاحب اکابر سے وابستہ ماضی کے واقعات یاد کرتے رہے اور اپنی دعاؤں نے نوازتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ان کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں (آمین)